سوال نمبر ۲
نماز کی اقسام، فلسفہ اور نماز کے روحانی، اخلاقی اور معاشرتی اثرات

تعارف

نماز فارسی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی دعا و مناجات ہیں۔ انسان نماز میں اپنے اللہ کے حضور جھکتا ہے اور اسکی بارگاہ میں سوال کرتا ہے۔ نماز کی چار اہم اقسام ہیں، فرض، سُنت، واجب اور نفل۔ نماز انسان کو رب سے جوڑنے کا اہم ذریعہ ہے۔ نماز کے انسان کی روحانی، اخلاقی اور معاشرتی زندگی پر نمایاں اثرات مرتب ہوتے۔ سکونِ قلب، اجتماعیت، احساسِ ہمدردی جیسی خصوصیات انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

"اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو" (البقرہ)

نماز کی اہمیت قرآن و سُنت کی روشنی میں

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً ۷۰ مرتبہ قرآن پاک میں نماز کا حکم دیا ہے۔ نماز وہ عبادت ہے جو کسی بھی حالت میں معاف نہیں ہے، یہ مسلمان اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

"نماز قائم کرو اور شرک کرنیوالوں میں سے مت ہو"
(الروم)

نبی کریمؐ نے پابندی سے نماز پر بہت زور دیا اور فرمایا:

"جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی، اس نے کافرانہ روش اختیار کی"
(ترمذی)

نماز کا فلسفہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق

صلوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہیں "دعا" اور نماز بھی صلوٰۃ کا فلسفہ ہے کہ انسان دعا کے ذریعے اللہ کی قربت حاصل کر سکے، اس کے علاوہ نماز انسانی صحت کے لیے بھی مفید ہے اور اجتماعیت کا احساس دلاتی ہے۔

نماز اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ

نماز دن میں پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کر سکے، اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

"اور نماز قائم کرو میری یاد کیلئے"
(طہٰ)

نماز انسانی صحت کے لیے ضروری

دنیا میں جدید طریقے بتائے جا رہے ہیں جن سے انسان توانا اور تندرست رہ سکتا لیکن اسلام نے چودہ سو سال پہلے جو عبادت انسان پر فرض کی وہ دراصل اسکی صحت کے لیے ضروری ہے، چاہے روحانی یا جسمانی صحت ہو

دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے سامنے جھکنا۔ گناہوں سے دوری اور اجتماعیت کا جذبہ

موذن انسان کو دن میں پانچ مرتبہ اللہ کی عبادت یعنی نماز کی طرف بلاتا ہے اور اسکی وجہ سے انسان گناہوں سے دور ہو جاتا ہے، اسکے علاوہ نماز با جماعت اجتماعیت کا درس بھی دیتی ہے۔

نماز کی اقسام

فرض — سنت — واجب — نفل

واقعہ معراج پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں

نبی کریم ﷺ کے سفر معراج کے موقع پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں، فجر، ظہر، مغرب، عصر، اور عشاء اور ان کی ادائیگی انسان پر فرض ہے، یعنی کہ ہر حال میں نماز فرض ادا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کی بتائی گئی سنت نمازیں

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے جو نمازیں بتائی گئی وہ سنت میں شمار ہوتی ہیں جیسے کہ نمازِ شروع اور فرض نمازوں کے ساتھ جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔

حضرت حذیفہ بیان فرماتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ پر جب کوئی سخت امر پیش آتا وہ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوتے"

واجب نمازیں - عیدین اور عشاء کے تین وتر

مسلمانوں کے دو اہم تہوار، عید الفطر اور عید الضحیٰ کے موقع پر ادا کی جانے والی نمازیں واجب نمازوں کے زمرے میں آتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ انسان غمی، خوشی ہر موقع سے پہلے اللہ کے حضور جھک کر وہ کام شروع کرے۔

نفل نمازیں جو انسان اپنی مرضی سے اللہ کی خوشنودی کیلئے ادا کرتا

نوافل عبادت جیسے تہجد، نمازِ حاجت، صلوٰۃ تسبیح، نمازِ چاشت وغیرہ نفل نمازوں میں آتا ہیں جو انسان اپنی مرضی سے اللہ کی خوشنودی کے لیے ادا کرے۔

نماز کے روحانی اثرات

۱) نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تم مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو"

نماز انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور یہ یادِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔

۲) نماز استقامت کا ذریعہ

نماز انسان کو استقامت مندی کی طرف لیکر جاتی ہے۔ نماز ادا کرنے والے جانتے ہیں کہ استقامت صرف اللہ کی مدد کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

"اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو اسطرح میرے قریب ہو جاؤ"۔
(القرآن)

۳) گناہوں سے حفاظت اور اللہ کی قربت

نماز انسان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا کرتا ہے اور وہ گناہوں سے دور رہتا ہے۔

۴) نماز سکون قلب فراہم کرتی ہے

نماز انسان کو یہ بات باور کرواتی ہے کہ حقیقی سکون صرف اللہ کی یاد اور عبادت میں ہے، یہ انسان کا اللہ کے ساتھ روحانی تعلق مضبوط کرتی ہے اور سکون قلب فراہم کرتی ہے۔

۵) نماز احساس بندگی کو تر و تازہ رکھتی ہے

انسان دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے حضور کھڑا ہو کر اسکی عبادت کرتا ہے اور اسطرح اسکا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

نماز کے اخلاقی اثرات

۱) نماز انسان میں قوت برداشت پیدا کرتی

نماز انسان میں سے خوف کا جذبہ خوف اللہ تعالیٰ کے لیے رکھتی ہے، اور اسطرح انسان میں قوت برداشت زیادہ ہوتا ہے۔

۲)

حقوق العباد کی ادائیگی کا جذبہ پیدا ہوتا

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے حقوق سے زیادہ حقوق العباد پر زور دیا ہے، اللہ کی عبادت کرنے والا کو اس بات کا پتہ ہوتا ہے اور وہ حقوق العباد کا خیال رکھتا ہے۔ نماز معاشرے میں اخلاقیات کی بہتری کا باعث ہے۔

۳)

نماز خوفِ خدا پیدا کرتی۔ گناہوں سے دوری

نماز انسان میں خوفِ خدا پیدا کرتی ہے اور اُسے گناہوں سے دور رکھتی ہے اور ایسے انسان اللہ کی قربت اور خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔

۴)

ضبطِ نفس کی وجہ سے معاشرے میں امن کا قیام

قرآن پاک میں سورہ العنکبوت میں اللہ فرماتا ہے:

"بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بری بات سے"

(۵

نماز بے حیائی سے روکتی ہے

نماز انسان کو اللہ کے قریب رکھتی ہے اور اُسے بے حیائی سے روکتی ہے۔

"بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے"

(العنکبوت)

نماز کے معاشرتی اثرات

(۱

اجتماعیت کا احساس پیدا ہوتا با جماعت نماز پڑھنے سے

مسجد میں مسلمان با جماعت نماز ادا کرنے کے کھڑے ہوتے ہیں تو ان میں بھائی چارے اور اجتماعیت کا جذبہ قائم ہو جاتا ہے اور یہ نماز کی وجہ سے ممکن ہے۔

(۲

نماز معاشرے میں پابندی وقت کو فروغ دیتی

"بے شک مومنین پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی"

(النساء)

③

(۳

نماز شرک اور ریا کاری سے چھٹکارا دلاتی

نماز انسان کو شرک اور ریاکاری سے دور رکھتی ہے اور اللہ کے قریب کرتی ہے۔

"بیشک مشرک ناپاک ہیں"
(التوبہ)

(۴

مساوات کا فروغ اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی

نماز با جماعت پڑھنے کی وجہ سے تمام مسلمانوں میں بھائی چارے کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

نبی کریم نے فرمایا:
"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

(۵

معاشرے کی اصلاح میں نماز کا اہم کردار

نماز انسانوں کو بے حیائی اور معاشرتی برائیوں سے دور رکھتی ہے۔ معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے، اگر تمام لوگ نماز کی پابندی کریں اور برائیوں سے دور رہیں تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا۔

15

خلاصہ

اسلام کا اہم رکن نماز ہے اور یہ فرض کی گئی ہے مسلمانوں پر، اسکا فلسفہ ہے کہ انسان اللہ کی قربت میں رہے گناہوں سے دور رہے، اسکے انسان کی انفرادی زندگی، اخلاقی زندگی اور معاشرتی زندگی پر منفرد اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۱

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اسکی نمایاں خصوصیات اسے دوسرے مذاہب سے کیسے منفرد بناتی

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور اس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل ہدایت موجود ہے۔ دوسرے مذاہب میں محدود علم ہے، چاہے وہ بدھ مت ہو یا کوئی اور مذہب۔ اسکے علاوہ باقی مذاہب کی تعلیمات میں ردو بدل ہو چکا اور وہ خالص نہیں رہیں، جبکہ اسلام ایک لازوال اور محفوظ دین ہے یہ تمام انسانوں برابری کے حقوق فراہم کرتا ہے۔ اللہ نے قرآن پاک میں الناس کا استعمال کیا جس سے مراد ہے تمام لوگ یہ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے

"آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے
کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی
نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارا
دین اسلام ہونے پر راضی ہوا۔" (المائدہ)

اس آیت مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی
ہے کہ اسلام ہی آخری دین ہے اور چونکہ
یہ آخری ہے سو اس میں تمام طرح کی تعلیمات
اور احکامات بیان کر دیے گئے ہیں۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات

- مکمل ضابطہ حیات
- تمام انبیاء کا دین
- محفوظ دین
- تخلیقی دین
- عالمگیر دین
- وحدت انسانی کا علمبردار
- اعتدال پسند دین
- ثبات اور تغیر کے توازن میں قائم کیا گیا دین۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات اُسے دوسرے مذاہب سے منفرد بناتی:

۱)

اسلام عالمگیر دین ہے، یہ کسی ایک قوم یا ایک مذہب کے لیے نہیں ہے۔ ہندومت صرف ہندوؤں کا مذہب

دین اسلام ایک خصوصیت ہے کہ یہ ہمہ گیریت کا حامل ہے۔ اس میں تمام انسانوں کے لیے تعلیمات اور ہدایات ہیں۔

"ہم نے آپؐ کو تمام لوگوں کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا"
(النباء)

۲)

سادہ اور عقلی دین ہے۔ تمام ایسے احکامات اور تعلیمات ہیں جو عقل کے مطابق ہیں: بجائے "دوسرا جنم" کی اصطلاح کے جو انسانی ذہن سے دور ہے

دین اسلام انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے حل کے لیے تعلیمات اور اندھا دھند تقلید کی بجائے تدبر و تفکر کی دعوت دیتا ہے۔

باقی مذاہب میں ایسی چیزوں کو مانا جاتا
جو انسانی عقل سوچنے سے قاصر ہے لیکن
اسلام کی تمام تعلیمات انسانی عقل کے
مطابق ہیں۔

(3
اسلام میں عبادت کا منفرد منظر۔ شکر انا سنت ہے حالانکہ
دوسرے مذاہب میں مشقت کا نام عبادت ہے

اسلام میں بہت سے کام جو کہ شاید باقی
مذاہب میں کوئی حیثیت نہ رکھتے ہوں، ان
کو ثواب کا درجہ دیا گیا۔

"درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے"

(4
اسلام انسان کو عزت فراہم کرتا جبکہ دوسرے مذاہب میں
عزت کو مجروح کیا جاتا: گائے کو پوجنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میں ہی عزت دے سکتا اور میں ہی ذلت"
بلاشبہ ہر چیز میں اللہ قادر ہے"

اسلام نے انسان کو عزتِ نفس کے پہلو سے آشکار
کروایا۔

اسلام امن کا پیروکار ہے جبکہ اپنے مقصد کیلئے امن کو خراب کرنا دوسرے مذاہب میں کوئی بڑی بات: اسرائیل یہودی فلک اور انکے مظالم

اسلام ایک امن پرست دین ہے اور اسی کی تعلیمات دیتا ہے، جبکہ اس وقت دنیا میں جو بھی مظالم ہو رہے ہیں وہ ان مذاہب کی وجہ سے ہو رہے ہیں جو اللہ کی طرف سے نہیں ہیں۔ اسلام کی امن پسندی ہی اُسے منفرد بناتی ہے باقی مذاہب سے۔

7) اسلام دوسرے مذاہب کی عزت کا درس دیتا اور باقی مذاہب میں اسلام کے اصولوں کے خلاف باتیں: اسلاموفوبیا

نبی کریم ؐ نے فرمایا کہ: "دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے"۔ اور تمام دوسرے مذاہب کے احترام کا حکم دیا جاتا ہے لیکن اسلام کے علاوہ باقی مذاہب میں ایسا نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے اسلام کے خلاف جنگ کا آغاز کیا تھا۔

8)

اسلام دنیا اور آخرت دونوں کے درمیان میانہ روی کا
درس دیتا ہے۔ قرآن کی اصطلاح میں وضاحت میں مکمل
گوشہ نشانی کو بیان کرتی

فرمایا گیا:

"اور دنیا سے اپنا جائز حصہ لینا نہ بھولو۔"
(القرآن)

اسلام انسانوں کو میانہ روی کا درس دیتا بلکہ
بہت سے مذاہب میں مکمل علیحدگی کا تصور
ملتا ہے جو کہ غلط ہے۔

9)

اسلام میں زور زبردستی نہیں ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اسلام میں زبردستی نہیں ہے"

10)

اسلام میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں ہدایات اور تعلیمات

اسلام میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل
ہدایات ہیں

(11)

اسلام محفوظ دین ہے اس میں کوئی تغیر ممکن نہیں
جیسا کہ عیسائیت اور یہودیت میں ہو چکا

فرمایا گیا:

"اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی"

اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اسکی کتاب میں آج
تک کوئی تبدیلی نہیں

(12)

اسلام حقوق العباد پر زور دیتا اور اس میں تمام
لوگ آجاتے خواہ کسی بھی مذہب سے ہوں

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بے شمار جگہوں پر
"الناس" کا لفظ استعمال کیا، مطلب کہ تمام لوگوں
کے لیے وہ ہدایت اور احکامات ہیں جو اسلام دیتا ہے۔

حاصلِ بحث

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے کیونکہ وہ زندگی
کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل ہدایت فراہم
کرتا ہے، اور اسکی عالمگیر خصوصیات اسے دنیا
میں منفرد مقام عطا کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳-
حضرت محمدؐ کا سفارتی کیریئر ابتدائی عرب میں بڑھتی ہوئی مسلم کمیونٹی کی قیادت اور عرب اور اردگرد دیگر اقوام کے حکمرانوں کے ساتھ انکی خط و کتابت کا احاطہ کرتا ہے

تعارف

نبی پاکؐ کی زندگی مکمل درسگاہ ہے انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں۔ نبی کریمؐ کی سفارت کا تعلق ہے تو آپؐ کی سفارت کے مقاصد میں سے دعوت توحید، عالمی ریاست، امن عالم کا قیام اور معاہدات کا احترام تھا۔ اور وہ ان تمام پہلوؤں میں کامیاب رہے، اور ابتداء اسلام میں ان کی بہترین سفارت کاری، اور عرب ریاستوں کے ساتھ تعلقات کی وجہ سے اسلام کو بہت فروغ ملا۔

حضرت محمدؐ بحثیت سفارت کار

حضرت محمدؐ بحثیت سفارت کار ایک بہترین اور کامیاب سفارت کار تھے، وہ اللہ تعالیٰ کے نائب تھے اور اسلامی احکامات کے مطابق دین اسلام کو پھیلا رہے تھے۔

"He was supremely successful both at religious and secular level" (Michael Heart)

نبوت سے پہلے نبی کریمؐ کی سفارتکارانہ تدبیر:
حرب الفجار ؛ حلف الفضول

حرب الفجار سے مراد ہے وہ جنگ جو ممنوع وقت یا مہینے میں لڑی جائے۔ یہ پہلی جنگ تھی جس میں انہوں نے حصہ لیا تھا اور اس وقت آپؐ کی عمر پندرہ یا بیس سال تھی۔ اگلا فیصلہ "حلف الفضول" کہلاتا ہے جو کہ معاہدہ ہوا قریش اور بنو ہاشم کے درمیان

حجرِ اسود کے معاملے میں نبی کریمؐ کا کردار

حجر اسود کے معاملے میں نبی کریمؐ نے مشورہ دیا کہ چاروں سردار چار کونے سے پکڑیں اور حجر اسود کو نصب کیا جائے۔ یہ اُنکی حکمت عملی کی بہترین مثال ہے۔

نبوت کے بعد نبی کریمؐ کی تبلیغِ دین

نبی کریمؐ کے خارجہ پالیسی کے اصول

نبی کریمؐ کے خارجہ پالیسی کے اُصول تھے کہ اسلام کی تبلیغ، ریاستوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنا اور سب سے اہم معاہدوں کا احترام کرنا۔

سفارت حبشہ

مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ بعض مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اہل مکہ نے شاہ حبشہ کے پاس سفارتی نمائندے بھیجے تاکہ سفارتی ذریعہ سے شاہ حبشہ پر دباؤ ڈالا جائے کہ شاہ حبشہ مسلمانوں کو ان کے حوالے کر دیں یا کم از کم اپنی حکومت سے نکل جانے پر مجبور کر دیں۔

مملکت مصر سے سفارتی رابطہ

مصر کے حاکم کے پاس نبی کریم ؐ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رض کو بھیجا، اور انہیں ایک خط لکھا جس میں اُسے اسلام کی دعوت دی تھی، اُس نے جواب میں کہا کہ مجھے اچھی طرح سمجھایا گیا ہے اور یہ خط ایک دانا کی طرف سے آیا ہے۔

سفر طائف اسلام کی تبلیغ کیلئے

سفر طائف کے دوران نبی کریم ؐ نے فرمایا کہ ایک سفارت کار کبھی بھی مایوس نہیں ہو سکتا، بارہ لوگوں نے اسلام قبول کیا، جن میں سے آٹھ مرد اور چار عورتیں شامل تھیں اور فرلیں سفیر بنایا۔

میثاق مدینہ ایک بہترین سفارت کاری کی مثال

اس وقت مدینہ کی آبادی چار انصار پر مشتمل تھی، انصار، بت پرست، مشرکین اور یہود کے تین قبیلے۔ ان کی آپس میں رقابتیں تھیں۔ میثاق مدینہ دنیا کا پہلا تحریری دستور ہے جو خدا کے آخری پیغمبر نے نوع انسانی کو عطا کیا۔

غزوہ احزاب کے وقت سفارت

دو برس بعد ریاست مدینہ احزاب کے محاصرہ میں آچکی تھی تو تین مسلم سفیروں کی تقرری ہوئی تھی، ان کو بنو قریظہ کے پاس بھیجا گیا اور احزاب میں شامل ہونے سے روکا گیا۔

صلح حدیبیہ کے وقت سفارت

صلح حدیبیہ کے دوران تین مسلمان سفیروں کو مکہ بھیجا گیا۔ جن میں حضرت عثمانؓ بھی شامل تھے۔ قریش کی جانب سے متعدد سفیر آئے۔ صلح حدیبیہ کے بعد حضورؐ نے متعدد سفیروں کو دوسرے ممالک بھی بھیجا۔

جنگوں کے دوران نبی کریم ﷺ کی حکمت کاری

جنگوں کے دوران نبی کریم ﷺ کی حکمت بہترین ہوتی تھی وجہ سے آپ کی ہوتی تھی کہ آپ جنگوں سے اجتناب کرتے تھے

"اے محمد! اگر دشمن مائل بہ صلح ہوں تو آپ بھی ایسا ہی کریں اور اللہ پر بھروسہ کریں"۔
(القرآن)

خطوط پر مہر: اللہ - رسول - محمد

معاشرے کی تشکیل کے لیے دوسرے ریاستوں کو خطوط لکھے جن میں نجاشی شاہ حبشہ، خسرو پرویز شاہ ایران اور ہرقل شامل تھے

نبی ﷺ کے سفارتی تعلقات کا ابتدائی عرب پر مثبت اثرات

اسلام تیزی سے پھیلنا شروع ہوا

آپ کی سفارت کی وجہ سے اسلام تیزی سے پھیلنا شروع ہوا اور کئی ریاستوں میں لوگ دائرہ اسلام داخل ہونے لگے